اسلام میں فلسفہ جہاد ''معنوی و مقصدی''
(اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تناظر میں)

ڈاکٹر فاخرہ بلال*

Jihad is an important religious duty for Muslims. Jihad's literal meaning is "to struggle" or "to strive" while in its religious context it refers to an effort multidimentional in nature. The term in its broader and general sense encircles all type of struggles including, to train and improve one self, to maintain the true faith to preach Islamic philosophy and defend it. Jihad is also the only form of warfare in its specific meanings, permissible under the Islamic law against disbelivers, apostates, rebels and dissenters renouncing the authority of Islam. Hazrat Muhammad (PBUH) was the first warrior of history, who by adopting an effective and balanced defense mechanism, by engaging in war Constitutions and by devising the stratergies of war crafts which not only caused to formulate the principles for the code of war but also postulated the basic rules for the international relations and foreign policy.

جہاد کسی بھی قوم کی بقاء اور ارتقاء کے لئے Surrival of the fittest یہ فطری چناؤ کی حیثیت رکھتا ہے۔ انقلاب کے نام پر کام چھانٹ اور انتخاب کا یہ وہ فطری عمل ہے جس کے بغیر نہ تو کوئی قوم کبھی کامیاب ہوسکتا ہے اور نہ ہی کوئی قوم استحکام پکڑ سکتی ہے۔ کسی مرکزی یہ حیات پر مرتب کردہ لائحہ عمل کسی قوم کی صورت اسی وقت متشکل و موثر ہوسکتا ہے۔ جب وہ نوزائیدہ قوم اپنی بقاء اور نشوونما کے لئے سنگین دور جہاد سے گزرے۔

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی کوئی ہیئت اجتماعیہ کسی انقلابی نظریے پر اُٹھی اور اس کے مقابلے میں قدیم انقلاب دشمن طاقتیں صف بستہ ہوئیں تو اس کی بقاء اور دوام و استحکام کے لئے صرف دفاع ہی کافی نہیں تھا بلکہ اس قوم کو مزاحمت کا سامنا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا آپ بھی منوانا پڑا۔

اسلامی جہاد کی حد بھی یہیں تک ختم نہیں کہ حملہ آور کا محض سامنا کیا جائے اور چار و ناچار دفاع کی سعی کر لی جائے بلکہ اسلام کا فلسفہ جہاد کل عالم میں امن و امان قائم کرنے کا خواہاں اور قوم شریعت نفاذ

* ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر (خواتین) صفدر آباد / ہیڈ مسٹریس، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، شیروکی، تحصیل شیخوپورہ۔

کرنے کا متمنی ہے یہی وجہ ہے کہ انقلاب اسلامی کے داعی نے ا یـ طرف تو اپنی ۃ یـ کے موجودہ وجود کے لئے ا یـ ا یـ ذرے کو بچار p کے لئے بوقت ضرورت جان ومال کی قر. *ں دیں تو دوسری طرف لاکھوں بندگان : اکو ظلم وجہا ۔ ،معاشی خستہ حالی اور اخلاقی پستی سے نکالنے اور انقلاب اسلامی کی تکمیل کرنے کے لئے اسلام دشمن طاقتوں کی سرکوبی بھی کی ۔(۱)

اسلامی فلسفۂ جہاد اور Ã یہ .B کو سمجھنے کے لئے عہد t ی میں جہاد اسلامی کی معنو$ ومقصد$ کا ادراک اور نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ کو بحیثیت ا یـ مجاہد سمجھنا بہت ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء کریمیہ کے تناظر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس شخصیت اسلامی فلسفہ جہاد کے منفرد اور اہم پہلوؤں کی عکس بندی کرتی ہے۔

سیدنا الملاحمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جنگجو):

o× ! ä¥Ö] Ù ‰…]ƒ] Ù^Î è߸ , ÛÖ] Ðm†› oÊ o Ú] ^Þœ äßÂ ä¥Ö] o • … èËm „u à³Â
, Ûu] ^Þœ# $×‰# ä"×Â ä¥Ö] o× ! , Û) Ú ^Þœ Ù (m ä'&Û%Ê o Ûm $×‰# ä"×Â ä¥³Ö]
10/.$u - ÛÖ] o*Þ# oË(ÛÖ]# † , ^) Ö]# è+ "Ö] o*Þ# èÛu†Ö] o*Þ#

’’حضرت . f سے روا$ ہے کہ میں مدینہ منورہ کی کسی گلی میں جارہا تھا کہ وہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لے جارہے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں، میں احمد ہوں، میں نبی رحمت ہوں اور میں نبی التوبہ اور حاشر اور مقفی اور جنگجو نبی ہوں۔‘‘

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنگجو ہو* آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی t ت کے اختصاص وامتیاز پر دلا ۔ کر* ہے۔

سیدنا نبی الملحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جنگجو نبی):

علامہ نووی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی نبی الملحمۃ اس لئے رکھا H یـ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .B وجہاد کرنے کے لئے مبعوث فرمائے گئے۔(۳)

ا یـ وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے: کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تلوار دے کر بھیجا H یـ ۔(۴)
اسی نسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک سیدنا الملحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جنگجو) بھی ہے۔

سیدنا نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جنگجو نبی):

5حم ’’ملحمۃ‘‘ کی جمع کثرہ ہے اور اس میں اشارہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سی جنگیں لڑ یں*۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت لڑے گی اوران کا ‚ عشیر بھی پہلے اُمتوں میں نہیں**H_ حتیٰ کہ وہ کانے دجال سے قربِ قیامت میں بھی .Bٗ لڑے گی۔(۵)

سیدٌ. الضحوک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دشمن کا خون بہانے والے):

صالحی بیان کرتے ہیں کہ تورات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کواۃ٭ موں سے مخاطب کیاH_ ہے۔

o×Â äË"‰# ;†%:0^+ 98'7# è×Û 0] 6*×# †"&*0] 54† Ù^'(0] 3) 2 30]

1=/.ä(<^Â

''دشمن کا خون بہانے والے جنگجو،او$,پ سوار ہوں گے اورعمامہ پہنیں گے اورا۔ لقمہ ,پ اکتفا کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے ,پ تلوار ہوگی۔''

سیدٌ. القتّول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ماہر .Bٗ):

عبدالحق محدث دہلوی نے اس اسم مبارک کاٹ٭ کرہ مدارج النبوۃ میں کیا ہے۔

[0]' Ù< [0?* ...کے وزن ,پ ہے یعنی .Bٗ کرنے والے ماہر شخص۔(۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم /امی سیدٌ. القتال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے۔

حکم جہاد کی معنو$ ومقصد$ کو پورے طور ,پ اُجا/ کرنے کے لئے نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ کو جہاد وقتال کا مکلّف ٹھہر*H_ کیوè آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگوں کے پیغمبر ہیں اور یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی t ت کا ا۔ اختصاص ہے۔

سیدٌ. المجاھد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جہاد کرنے والے):

1L/K$F'FBFF#BE(C&BEB:F,CDB*@^AB@

''اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کفار اور منافقین کے ساتھ جہاد کیجئے اور ان ,پ سختی بھی کیجئے۔''

مراد یہ ہے کہ کفار ومشرکین کے ساتھ تو ہتھیاروں کے ساتھ .Bٗ کی جائے جبکہ منافقین ,پ حدوں کو جاری کیا جائے۔(۹)

منافق لوگ کہیں نہ کہیں اپنے رویوں سے منافقت ظاہر کر دیتے ہیں خصوصاً آزمائش کی گھڑی میں وہ *ٗ .$ قدم نہیں رہتے تو ایسی قوم کے ساتھ جو جہاد مقصود ہے وہ یہ کہ ان کے سامنے اسلام کی حقاM کے دلائل پیش کئے جا N اوران کوان کی منافقانہ روش ,پ خوب ز. وتڑ@ کی جائے۔(۱۰)

درجٌ. لاآ$ مبارک میں مقصد$ جہاد کی جس خاص ò کوز۔ بحث لاH_ ہے ا۔ تو یہ ہے کہ

کفار ومشرکین اور منافقین سے بیک وقت کس نوعیت کی .B مقصود ہے۔ جہاد کا ا- مقصد اَ/ مسلمانوں میں :. بہ خلوص کو نکھا* ہے کہ وہ ہر حال میں مائل بہ جہاد رہیں تو دوسری طرف اس آزمائش کے ذریعے کھرے کھوٹے کی پہچان بھی مقصود ہے کیوè جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے۔

یعنی مسلمانوں کو ہر حال میں جہاد کے لیے تیار رہنے کا حکم 5 ہے

$'TM'F:C̈aC] QTBFC̈F:%G]#BF:Q#F,CCEBN(MBN'E'RC#FCC@

1VV/KU ÛGFR#4G]#G

''نکل پڑ وخواہ تھوڑے سامان کے ساتھ آراستہ ہو* ز* دہ سامان کے ساتھ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے (ز* دہ) بہتر ہے اَ/ یقین رp ہو۔''

درج* .لا آ$ مبارک میں جہاد کی تین صورتوں پر بحث کی گئی ہے یعنی جہاد* .لمال، جہاد* .لنفس اور جہاد فی سبیل اللہ اسی حوالے سے* .ب جہاد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف اسماء کا+ کرہ ملتا ہے:

سید*. المجاہد* .لقرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (قرآن کے ساتھ جہاد کرنے والے)

سید*. المجاہد* .للسان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ز* .ن کے ساتھ جہاد کرنے والے)

سید*. المجاہد* .لمال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مال کے ساتھ جہاد کرنے والے)

سید*. المجاہد* .لنفس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جان کے ساتھ جہاد کرنے والے) اور

سید*. المجاہد فی سبیل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے) (۱۲)

نبی اکرمؐ کے درج* .لا اسمائے اَ/ امی سے جہاد اسلامی کے مختلف مناہج اور صورتیں مستنبط ہوتی ہیں۔

سید*. المجاھد* .لنفس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جان کے ساتھ جہاد کرنے والے):

1V[/KàBKGFYCtuBBXP/BP]VG:RPàC] QCBFQ(QB@

''پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں جہاد کیجئے بجز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی فعل کے اور کوئی حکم نہیں اور مؤمنین کو ت* غیب دیجئے۔''

زجاج کہتے ہیں کہ اَ/ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہا بھی جہاد کر* پڑے تو جہاد کیجئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دشمن پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتح کا وعدہ فر* یا ہے۔

ابو سفیان نے + رالصغریٰ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقابلہ کا وعدہ کیا تھا بعض مسلمانوں نے وہاں جا* پسند نہ کیا تھا۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کے ا کرنے کی طرف توجہ نہیں دی اور ستر اصحاب کے ساتھ .B کے لئے روانہ ہو گئے اَ/ کوئی بھی نہ جا* تو شا+ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا ہی روانہ ہو جاتے کیوè جہاد

کے لئے صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے Ñ کو مکلّف کیا H اور مؤمنین کو تحریص کی دعوت دی گئی۔(۱۴)

یہ آیت اس امر پر دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ شجاع اور دلیر تھے اور قتال کے احوال کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ کو ہی قتال و جہاد کا مکلّف قرار دیا۔

سید المجاہدین بالمال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مال کے ساتھ جہاد کرنے والے):

[illegible]
1Va/K [illegible]

’’بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد بھی کیا اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور ان کی 3/4ت کی یہی لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔‘‘

اس آیت مبارکہ میں مہاجرین اوّلین کی افضلیت بیان کی گئی ہے کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کیا، اپنے وطن کو خیرباد کہا اور ان کے مال و جائداد پر کفار مکہ نے قبضہ کر لیا۔ انہوں نے بغیر ہتھیاروں، بغیر عددی قوت اور بغیر تیاری کے غزوہ بدر میں بھی جہاد کیا اور انصار جنہوں نے اپنی جانوں اور مالوں سے ان مہاجرین کی مدد کی اور ان کی بے سروسامانی کی حالت میں ان کو ٹھکانہ فراہم کیا اور دین اسلام کے ساتھ ہمیشہ مخلص رہے انہیں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[illegible]
1V=/K [illegible]

’’مہاجرین وانصار میں سبقت لے جانے والے سب سے پہلے ایمان لانے والے جن لوگوں نے نیک کاموں میں ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔‘‘

پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ جن مومنین نے اللہ کی راہ میں جانوں اور مالوں اور علم کے ساتھ جہاد کیا اللہ کے ہاں ان کا بلند مرتبہ اور مقام ہے۔(۱۷)

یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں خلوص نیت کے ساتھ تمام میسر وسائل اور مجتمع توانائیوں کے ہمراہ باطل سے ٹکرا جانے کے لیے تیار کھڑے رہتے ہیں۔ ایک مجاہد کا اصل سرمایہ تو اطاعت امیر، ثبات واستقامت اور پھر توکل علی اللہ ہے۔

سید۔ المجاہد فی سبیل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے)

1VL/K$ [illegible]

''اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت اپنے گھر سے چل کر مسلمانوں کو مقابلہ کرنے کے لئے مقامات پر جما رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سن رہے تھے۔''

ان آیت میں غزوہ احد کا ذکر کیا گیا ہے۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کم تھی اور وہ چالیس آدمیوں کے ایک تجارتی قافلہ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ انہوں نے اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر پورا پورا عمل کیا لہٰذا اللہ کریم نے انہیں فتح و نصرت سے نوازا تھا جبکہ اُحد میں اسلامی لشکر بھی بڑا تھا اور مسلمان تیاری کے ساتھ روانہ ہوئے تھے لیکن انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کی سو نقصان اُٹھایا۔(۱۹)

اسلامی فلسفہ جہاد میں خلوص نیت اور توکل علی اللہ اصل ہتھیار ہیں۔ جنگی جہاد میں میں ایک حکمت یہ ہے کہ یہ سینوں کے لئے شفاء ہے اور ذہنی، جسمانی اور روحانی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ تقویٰ اور توکل میں اضافہ کرتا ہے۔(۲۰) جنگ میں فتح عددی کثرت یا اسلحہ کی زیادتی پر منحصر نہیں بلکہ اس کا دارومدار صبر و تقویٰ اور اطاعت امیر پر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد مؤمن کے لئے راہ حق پر ہر دو محاذوں پر طاغوتی طاقتوں کے خلاف جہاد کو لازم قرار دیا ہے یہی وجہ ہے کہ غزوہ بدر سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ جس قدر کثرت سے ایک مسلمان پر جہد و جہد فرض ہے کسی دوسرے پر نہیں۔ ایک طرف تو وہ اپنے نفس کے شر کے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے تو دوسری طرف رزم حق و باطل میں بھی سرپیکار ہوتا ہے۔

سید۔ کثیر الجہاد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کثرت سے جہاد کرنے والے):

Q<^(U oÖT ä*Ö] oßg&+ „ßÚ Y ^Ú f^J7Ö]# äßÂ ä*Ö] o • … X Ö^3Ú à³+ 6 ³Þ à³Â

10V/.…] , ÎP^+ U^ÛP]# Ùf^Â Ù , Â P# †i^D … D ä×h* P Ù^D , Ö] o'Ú] †M!

''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور جہاد جاری رہے گا جس دن سے اللہ نے مجھے پیغمبر بنایا ہے یہاں تک کہ میری آخری اُمت دجال سے لڑے گی جہاد باطل نہیں ہوسکتا نہ کسی ظالم کے ظلم سے اور نہ کسی عادل کے عدل سے اور تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے۔''

سیدؐ: دائم الجھاد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہمیشہ جہاد کرنے والے):

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک دھو رہے تھے کہ جبرL تشریف لائے اور بنوقریظہ اور بنونضیر کی طرف پیش قدمی کا اشارہ $ی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت سر پ کپڑ*+ ھا اور ان کے* پس پہنچے، اللہ کریم نے تین ہزار فرشتوں کے ساتھ ان کی مدد فرمائی۔(۲۲)

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر اصحابؓ ہمیشہ* طل قوتوں کے خلاف نبرد آزما رہے حتیٰ کہ وہ گھرWاُمور میں مشغول ہوتے، وحی آتی اور وہ . معا5ٹ. لائے طاق رکھ کر جہاد کے لئے دوڑپڑتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہمیشہ کفر* طل کے ساتھ. سر پیکار رہے گی حتیٰ کہ وہ قرب قیامت کانے دجال سے لڑے گی۔

سیدؐ: ذوالسیف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صا # تلوار):

حضرت ابوامامہؓ سے روا$ ہے کہ فر*یا رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ تو میں یہود$ کے ساتھ بھیجاH گیا اور نہ عیسائیت کے ساتھ بلکہ میں آسان دین کے ساتھ بھیجاH گیا ہوں۔ ا- گھڑی صبح سو-ے$ یا شام کے وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا د* ومافیہا سے بہتر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ا- شخص کا جہاد کی صف میں کھڑے ہو: اس کی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(۲۳)

جہاد فی سبیل اللہ کوÂم عبادات میں بلند مقام حاصل ہے۔

سیدؐ: سیف اللہ المسلول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اللہ کی کھلی تلوار):

حضرت کعب بن زہیرؓ فرماتے ہیں:

10k/Ù ×%Ú ä¤ô] j "‰ àÚ , ßJÚ ä+^2'%"ô… þÙ ‰†ô] U]

''بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی کھلی تلوار ہیں جس سے نور حاصل کیا جا* ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فولاد کی کھلی تلوار ہیں۔''

☆ معروف قول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شعر پ کعب بن زہیرؓ کی طرف اپنی کملی پھینکی جو کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنے ہوئے تھے۔ بعد میں حضرت معاویہؓ نے وہ چادر دس ہزار درہم میں + لی اور کہا کہ میں حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس چادر کو کسی پ ایثار نہیں کر*۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ. B جو، بہادر اور حق کی حفاظت کے لئے بھی کبھی تلوار ہے اور

* طل کی@ کنی کے لئے بھی سیف اللہ المسلول ہے۔

سید* سیف المخزم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کاٹنے والی تلوار):

صالحی لکھتے ہیں: [%"IIW]]ÛÔm†n ۰۰. وزن المعظم یعنی وہ تلوار جو کاٹ کر رکھ دے یہ استعارہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی تلوار کی طرف ہے لیکن تشبیہ بلیغ کی صورت میں ہے۔ یعنی* طل کی جڑوں کو اس کے ذریعے اُکھاڑ* جائے گا۔(۲۵) اور ایسی کاٹ دار تلوار، تلوار اسلام ہے۔

سید* سیف الاسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اسلام کی تلوار):

حضرت عرفجۃ بن شریح رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فر* کہ میں اسلام کی تلوار ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مر+ وں کے لئے تلوار ہیں۔(۲۶)

یہاں جہاد سے مراد دین اسلام کا دفاع، احکامات شریعہ کی حفاظت اور اس کی دعوت اور آ ذ کے لئے کوشش کر* ہے۔

سید* الغازی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (غزوہ کرنے والے):

oÊ $×‰# ä"×Â ä*ö] o× ! ä*ö] Ù ‰… q†M Ù^Î ^ÛAßÂ ä*ö] o • … p^*Â à³+] à³Â

o‹œ o'u $×‰# ä"×Â ä*³ö] o× ! ä*³ö] Ù ³‰… n^³?³Ê è :d³Ú# 8³r³ ³E# U^³2³Ú…

10s/. , , Î

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روا$ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہ رمضان میں غزوہ کے لئے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ رکھا اور مقام قد+ میں افطار کیا۔''

äßÂ ä*ö] o • … $Î…] à+ , v 5ßD o×Â ußß4 äßÂ ä*³ö] o³ • … t^³) ³‰] o³+œ à³Â

10L/. ;† Â e%‹ Ù^Î ;#8H àÚ $×‰# ä"×Â ä*ö] o× ! o*ßö]]8H $4 äö Q"(Ê

''حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ز+ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے* س بیٹھا ہوا تھا کسی نے سوال کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے غزوے کئے انہوں نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ا / غزوے کئے۔''

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے+ ات خود جنگوں میں حصہ لیا اور ا- ماڈل سپہ سالار اور مجاہد کی مثال قائم کی جبکہ کئی مواقع پہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر بھیجنے کا اہتمام بھی فر* ۔

سیدٌ صا # ا —*ی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (لشکروں کو بھیجنے والے):

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت سے غزووں میں بنفسہٖ حصہ لیا ان کی تعداد ستا K بیان کی جاتی ہے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوٹے لشکر بھیجے ان کی تعداد سینتالیس تھی اور جس لڑائی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود شر - فرمائی وہ تو غزوے تھے اور وہ نو غزوے تھے۔

x'Ê# †*"M# èw†Î # t , ßmÖ]# e"%†ÛÖ]# , u]# Ù^3'(3Ö] ... , 3+ c]#83H e3%‹
10y/.ä"×Â ^ßÖ eÛ'D] ^Ú],,JÊ Wi^hÖ]# à"ßu# è : Ú

''+ ر میں خود .B کی، اُحد، المریسع، خندق، قریظہ، خیبر، فتح مکہ، ؛ ، طائف اور یہ وہ جنگیں تھیں جن پہ ہمارا اجماع ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس شر - فرمائی۔''

سیدٌ المشیع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (غازیوں کو وداع کرنے والے):

UP Ù^Î $×‰# ä"×Â ä*Ö] o× ! ä*Ö] Ù ‰... àÂ äßÂ ä*Ö] o • ... 6 þ] à+ f^3&3Ú à3Â
àÚ oÖT 5 u] èu#... #] ;#8H ä×u... o×Â äË4^Ê ä*3Ö] Q3"*‰ o3Ê], 3E^37 3Ú e3" ,]
1[z/.^J"Ê ^Ú# ^"þ , Ö]

''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روای$ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فر*ی ا/ میں کسی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے ساتھ چلوں اور اس کو زین پہ سوار کراؤں تو وہ مجھے د* وما فیھا سے بہتر معلوم ہو* ہے۔''

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف کئی غزوؤں میں حصہ لیا بلکہ بہت سے سر*ی بھیجنے کا بھی اہتمام فر*ی* کہ دین اسلام کی *ی دہ سے *ی دہ تبلیغ واشا (ہو سکے۔ بعض مواقع پہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے *.طل کی سرکوبی او* .غی عناصر کو کچلنے کے لیے بھی لشکر روانہ فرمائے۔ اسی نسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم /ا می سیدٌ صا # ا —*ی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (لشکروں کو روانہ کرنے والے) بھی ہے۔

سیدٌ المرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (لشکر بھیجنے والے):

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات بنفس نفیس .B میں شر- ہوتے لیکن کئی مواقع پہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر روانہ کرنے کا بھی اہتمام فر*ی۔

ا- مرتبہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگوں کو جو کہ بیمار تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ اونٹنیاں بھجوا N کہ ان کا دودھ اور Q ب پئیں۔ انہوں نے پہ واہے کو قتل کر *ی اور اونٹنیاں لے کر فرار ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ان کی تلاش میں لشکر بھیجا۔

oÊ] (Ô# $J‰"Â] †Û‰# $J×D...# $J,] u&h(Ê $³J+†³Ú^³Ê $³J+ {³]³D o³'u
1[V/.U (% -ÊU (%'%;†)Ô]

''یہاں ۔ کہ وہ ان کو حاضر کیا H اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور ان کے ہاتھ
پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں اور وہ لوگ جلتے ہوئے پتھروں
پر ڈالے گئے، وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہ دیا جاتا۔''

یہ وہ لوگ تھے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کی ان کی سزا یہی تھی۔

سیدنا المشرّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کافروں کو سخت سزا دینے والے):

1[0/KU#†...$...$A...

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو سخت سزا دے کر ان کافروں پر (ڈالیں تا کہ جو ان کے
پیچھے ہیں ان کو عبرت حاصل ہو۔''

''تشرید'' سے مراد ہے کہ کسی چیز کو مضطرب یا متفرق کر کے تتر بتر کرنا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو قریظہ کو
معاہدہ کے مطابق میدان جنگ میں پا N تو عہد شکنی کے جرم میں انہیں تتر بتر کر ڈالیں۔(۳۳)

سیدنا ذوعزة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کافروں پر زبردست):

1[k/K...

''(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مومنوں پر نرم ہیں، کافروں پر سخت ہیں۔''

زمخشری بیان کرتے ہیں کہ کافروں سے مراد مرتدین ہیں جن کا استحصال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایماء پر کیا مرتدین کے کل H رہ فرقے تھے۔ تین تو عہد نبوی میں ہی تھے اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، طلیحہ اسدی، تینوں اپنے انجام کو پہنچے جبکہ سات فرقے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی سرکوبی فرمائی۔(۳۵) مسلمان جس قدر کفار و مشرکین اور منافقین و مرتدین پر سخت اور زبردست تھے اتنا ہی آپس میں پیار، محبت، ایثار اور لحاظ کرنے والے تھے۔

اسلامی جہاد کا ایک مقصد فتنہ و فساد کا سدباب، انسداد دہشت گردی، مرتدین اسلام کی سرکوبی اور عہد شکنوں کا استحصال بھی ہے تا کہ نہ صرف باغیوں اور غداروں کو قرار واقعی سزا دی جا سکے بلکہ انہیں دوسروں کے لیے نشان عبرت بھی بنایا جا سکے۔

سیدنا الشدید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (زورآور):

1[=/K...^$:ĜoׯBG,CaBBCBC] Ù %G,$)B@

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور جولوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحبت یافتہ ہیں وہ کفار کے مقابلہ میں زیادہ زورآور ہیں۔"

دین اسلام کی سربلندی کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابؓ نے قتال کیا۔ کتنے شہید ہوئے؟ کتنے زخمی ہوئے؟ باوجود اس کے وہ کمزور نہ ہوئے نہ گھبرائے نہ جہاد سے بھاگے، نہ مال و متاع پہ ٹوٹے اور ثابت قدمی سے دشمنوں کے خلاف جہاد کرتے رہے۔ غزوہ اُحد میں بھی ان کو یہی رویہ اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی تھی لیکن وہ پھسل گئے اور اب ان کے لئے معافی مانگنے اور آئندہ ثابت قدم رہنے کی تلقین کی گئی ہے اس لئے کہ استغفار دعا کا ادب ہے لہٰذا اللہ سے معافی مانگ کر استقامت طلب کریں۔

سیدنا ا. النّاس صدراً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جہاں بھر سے زیادہ. اُت مند):

B. احد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہوگئے اور چہرہ مبارک زخمی ہوگیا۔ صحابہ کرامؓ کو شدید تکلیف پہنچی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کے لئے بددعا فرمائیں N آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا بلکہ داعی اور رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ نہیں جانتے...۔

سیدنا اثبت النّاس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جہاں بھر سے زیادہ ثابت قدم):

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم B. کے مشکل ترین اوقات اور سخت ترین گھڑیوں میں بھی ثابت قدم رہتے اور میدان B. میں ڈٹے رہتے۔ غزوہ حنین میں # اسلامی لشکر بکھر گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تن تنہا رہ گئے $ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے ثبات میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ آئی۔

^þœ > à"ßu n ㎜ $×‰# ä"×Â ä*ö] o× ! o*ßö] Ù^(Ê Ù^Î äþ] äßÂ ä*ö] o • ... ^]†*ö] àÂ

1[s/.5×hÛö],*Â à+] ^þ] | „4P o*ßö]

"حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدان حنین میں فرمایا: میں نبی ہوں، جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔"

ثابت قدمی سے مراد یہ ہے کہ مشکل گھڑی میں ہمت نہ ہارنا، ڈٹے رہنا اور نقصان کا خیال کئے بغیر توکل علی اللہ اپنی ذمہ داری نبھانا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ اُحد میں شدید زخمی ہو جانے کے باوجود مستقیم

رہے اور محاذ پر ڈٹے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخالفین کے لئے بد دعا نہ کی اور یہی رویہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خندق میں بھی اختیار فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت مصیبت کے وقت بھی کبھی دشمن کو بد دعا نہ دی اور آخری وقت تک ان کی ہدایت کے متمنی اور منتظر رہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک جہاد کا اصل مقصد فساد وقتال نہ تھا بلکہ دین اسلام کی اصل تعلیمات یعنی امن وامان کا قیام اور فروغ تھا۔

سیدنا المحرض صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جہاد پر رغبت دلانے والے):

1[L/K

''اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مومنین کو جہاد کی ترغیب دیجئے۔''

اس آیت مبارک میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب وتحریص دلائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ دس مسلمان سو کافروں کے مقابلہ سے نہ بھاگیں اب اس حکم میں تخفیف کردی گئی ہے اور ایک مسلمان کو دو کافروں سے لڑنے کا مکلّف کیا گیا ہے اور مسلمانوں کے لئے میدان جنگ میں موت وحیات دونوں کا سودا ہوتا ہے۔ جس کی صورت میں وہ غازی ہوگا ورنہ شہید۔(۳۹) وہ عزم راسخ، اخلاص اور دلی جذبہ کے ساتھ میدان جنگ میں اترتا ہے اس کا دل اللہ کے نور، اس کی معرفت اور ایمان سے بھرپور ہوتا ہے اور وہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد میں شریک ہوتا ہے اور شہادت اس کی تحریص ہے اس لئے وہ خوش دلی اور شرح صدر کے ساتھ جنگ کرتا ہے لیکن اس کے لئے مسلمانوں کو جنگ کے لئے تحریص وترغیب دلانا بہت ضروری ہے۔

اسی نسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک سیدنا الندب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جہاد کے لیے ابھارنے والے) اور سیدنا المرابط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جہاد کی تیاری پکڑنے والے) بھی معروف ہے۔(۴۰)

سیدنا المرابط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جہاد کی تیاری کرنے والے):

1kV/K

''اور ان کے لئے بہ قدر استطاعت ہتھیاروں کی قوت اور گھوڑے باندھنے کو فراہم کرو'' یعنی جہاد کی خوب تیاری کر چھوڑو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت جوش وجذبے کے ساتھ مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ پر آمادہ کرتے اور جہاد کی تیاری کا حکم فرماتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذات خود بطور ایک دور اندیش کمانڈر جنگی ساز وسامان اور تیاری کا جائزہ لیتے، صفوں کو درست فرماتے، حربی مشقوں کا جائزہ لیتے اور عسکری فنون حاصل کرنے کی تلقین کرتے۔

سیدنا الرّامیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ٹھکانے پر تیر مارنے والے):

حضرت قیس بن ابی حازمؓ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ دو نوں کے درمیان تیر N رہے تھے اور صحابہ کرامؓ بھی موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا ہمیں حکم 5 ہے کہ ہم اپنی اولاد کو تیر# ازی اور قرآن کی تعلیم دیں۔ (۴۴) تیر# ازی کی طرح دوسرے حربی فنون کی مشقیں اور ان میں مہارت حاصل کرنا بھی اسلامی Âم جہاد کا . قاعدہ حصہ ہے۔

مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کو خوب ذوق وشوق، زور وشور، ساز وسامان اور فوجی مشقوں کے ساتھ .B کی تیاری کرنی چاہیئے کہ دشمن پر دھاک بیٹھ جائے۔ یوں جہاد اسلامی کا ای- مقصد دشمن پر ر (ڈالنا بھی ہے جو کہ دفاعی حکمت عملی کا ای- اہم پہلو ہے۔ اسی طرح عسکری* پالیسی اپنا، دوران .B حربی چالیں چلنا اور بہادری کے جوہر دکھانا بھی اسلامی Âم جہاد کا . قاعدہ حصہ ہے۔

سیدنا المنتقمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انتقام e والے):

$x‰# ä"xÂ ä#0] ox ! ä#0] Ù ‰... $('b] ^Ú u0^Î ^3Aß3Â ä3#30] o3 • ... è i^3Â à3Â

1k[/.^J+ ä#0 $('ß"Ê èÚ†u X J'ß< U] P] ä%Ëß0

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کے لئے انتقام نہ لیا البتہ جہاں حدیں ٹوٹتی تھیں وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے لئے انتقام لیا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود دو -- دشمن . کے حق میں رحمت اور را #*. $ ہوا یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف انتہائی سنگین صورتحال میں ہی کلمہ حق کی سربلندی کے لئے انتقام لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلح کے داعی اور امن کے علم . دار تھے۔

سیدنا المتمکّنؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (غلبہ* پانے والے):

1kk/K$CHKEBPEB

''اور (اللہ) ضرور ان کے دین کو ان کے لیے مستحکم فرما دے گا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاد میں ان مقاصد کے حصول کی خوŸی دی گئی ہے جو دوسروں کو جنگوں میں حاصل نہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو . کاموں پر مغفرت کا مژدہ سنا H آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیعت رضوان حاصل ہوئی۔ رومی ایرانیوں پر غا . آئے یعنی اہل کتاب کو غلبہ حاصل ہوا اور صرف دو سال بعد نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ (۴۵)

فتوحات کا یہ سلسلہ عہد t ی سے شروع ہو کر بعد کے زمانوں ۔ پھیلا ہوا ہے۔ فتح مکہ کے بعد سے لے کر چند ا ۔ استثنائی صورتوں کے علاوہ مسلمانوں نے مسلسل فتوحات حاصل کیں اور اسلامی سلطنت کو وسیع کیا۔

دین اسلام کی تبلیغ کے لئے تحریو تقریر اور تلوار کے ذریعے B کر سبھی کچھ شامل ہے۔ اسلام کا فلسفہ جہاد ہمہ جہتی پہلو لئے ہوئے ہے۔ دعوت حق بلند کر، کفر و شرک کو مٹا، غلط رسم و رواج کو روکنا، دینی مشکلات کو سلجھا کر مسائل کو آسان پیرائے میں لوگوں ۔ پہنچا، طاغوتی طاقتوں کے سیاسی، سماجی اور A تی پہلوؤں کا جو اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہوں ان کا توڑ پیش کر، جھوٹے مدعیان کا مقابلہ کر اور مر ین اسلام کی سرکوبی سبھی کچھ اس میں شامل ہے۔(۴۶)

سید مقیم السنۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (L کو قائم کرنے والے):

BFC G GFCBFCBF BG BFF BF G F BFBBF

1ks/K NC

''اے نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج کے دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا مقصد مکمل کر دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی نعمت کا اتمام فرما دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دین اسلام کو پسند فرمالیا ہے''

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح طور پر اپنی بعثت، تبلیغ اور جہاد فی سبیل اللہ کے مقاصد کو بیان کر دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غافل دلوں سے کفر و شرک کے پردے چاک کرنے، ہدا$ کی روشنی اور پیغام لے کر آئے اور سماعتوں اور بصارتوں کو حق سے روشناس کروانے آئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی t ی . وجہد کا مقصد L ا. انہی کو ن ہ کر اور اسے شرک کی رذالتوں سے پاک کر ہے اور امن و امان کا قیام و دوام ہے۔

پروفیسر رشید احمد اسلامی فلسفہء جہاد کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "Islam Requires the Earth not just a portion, but the entire planet not because the sovereignty over the Earth should be rested from one nation or group of nations and vested in any one particular nation, but because the whole of mankind should benefit from Islam, and its ideology and welfare programe."(۴۸)

یوں درج بالا بحث سے جہاد اسلامی کے جو اہداف و مقاصد سامنے آتے ہیں وہ کچھ اس طرح سے بیان کیے جا h ہیں:

۱۔جہاد فی سبیل اللہ قیامت تک جاری رہے گا اور یہ t ت محمدیہ کا اختصاص اور امت محمدیہ کا امتیاز ہے۔

۲۔فلسفہ جہاد کی معنو$ کا ا یک پہلو جہاد بالنفس یعنی خواہشات نفسانی کے خلاف نبرد آزما رہنا ہے جس کو اسلام میں جہاد اکبر سے تعبیر کیا H ہے۔

۳۔جہاد کا ا یک اہم مقصد کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہے اور آزمائش کے ذریعے مسلمانوں میں بے خلوص کو نکھارنا اور مشکل اوقات کے لیے ان کی M کرنا بھی ہے۔

۴۔اسلام میں جہاد کی وجہد کا تصور K ن میں صبر، شجاعت، توکل علی اللہ، تقوی، اطاعت اور بے ایثار جیسے محمودہ اوصاف پیدا کرتا ہے اور اس کی اخلاقی M کا ہے۔

۵۔میدان جہاد K ن کی روحانی، جسمانی اور ذہنی M کے لیے میدان عمل پیش کرتا ہے۔

۶۔اسلام میں جہاد کی ابتداء دفاعی اقدام کے طور پہ اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے ہوئی۔

۷۔جہاد اسلامی کا اولین مقصد دین اسلام کی اشاعت اور کلمہ حق کو سربلند کرنا تھا۔

۸۔علاوہ ازیں کفار و مشرکین، منافقین باطل عناصر اور طاغوتی قوتوں کی @ کنی کرنا بھی تھا۔

۹۔فتنہ وفساد، مفسدین ومرتدین اور دیگر اسلام دشمن عناصر کی سرکوبی کے لیے بھی جہاد لازمی خیال کیا H۔

۱۰۔اسلام کا فلسفہ جہاد صرف دین اسلام کی ترغیب و ترویج ہی محدود نہیں بلکہ بین الاقوامی معاشرت میں ا یک باقاعدہ اور منظم عسکری Â م متعارف کروایا ہے اور بہترین نمونہ عمل پیش کرتا ہے۔

علامہ شبلیؒ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسیران B کے ساتھ اس قدر خوش اسلوبی سے پیش آتے کہ اس کی مثال تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی دفعہ جہاد کے قوا 2 وقواعد مقرر کئے اور اغراض جہاد متعین کیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن سلوک کا یہ عالم تھا کہ قیدیوں کو کھانا کھلاتے، لباس پہناتے غزوہ حنین میں چھ ہزار اسیر تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام کو آزاد فرمایا۔(۴۹)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ K M کی تکریم کی، کبھی اسیران پر تشدد نہ کیا، نہ ہی بچوں اور عورتوں پر مظالم ڈھائے اور نہ ہی کبھی محاربین سے غیر K نی سلوک کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن سے انتقام بھی بات عین فضل وکرم تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی دفعہ جامع اور متوازن عسکری حکمت عملی کا تصور دیا، جنگی قوا 2 وضع کیے اور جنگی اصلاحات نافذ کیں۔اسیران ومحاربین کے حقوق کا تصور دیا، معاہدات وسفارات کا Â م قائم کیا اور قانون بین الممالک کی طرح ڈالی۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ نعیم صدیقی، محسن M K، لاہور: الفیصل ناشران، ص: ۳۵۵
۲۔الشیبانی، ابوعبداللہ، احمد بن m، المسند لامام احمد بن m، موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۱ھ، ب: حد $. f بن الیمان حد $ نمبر ۳۲۴۴۵، ۳۸/۴۳۶
۳۔ابوالفضل، زین الدین عبدالرحیم، العراقی، م: ۵۸۶ طرح التثر $ فی شرح التقر $، بیروت، لبنان: دارالفکر العربی، ب: اول قاتل الناس، ۷/۱۸۰
۴۔ فتنی، محمد طاہر، علامہ، مجمع البحار الانوار، المدینۃ المنورہ: مکتبۃ دارالایمان، ۱۴۱۵ھ، ۳/۲۴۸
۵۔القسطلانی، احمد بن محمد شہاب الدین، المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیہ، القاہرہ، مصر: المکتبۃ التوفیقیۃ، ۳/۱۸۴
۶۔صالحی، الشامی، محمد بن یوسف، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرہ خیر العباد، بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۴ھ، ۱/۴۸۳
۷۔دہلوی، عبدالحق، مدارج النبوۃ، سکھر: مکتبہ نوریہ رضویہ، ۱/۳۱۲
۸۔التوبہ: ۷۳
۹۔ابوالفداء، ابن کثیر، عمادالدین تفسیر القرآن العظیم، بیروت، لبنان: مطبوعہ دارالفکر، ۱۴۱۸ھ، ۴/۳۹۳
۱۰۔سعیدی، غلام رسول، مولا C ن القرآن، لاہور: رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، ۵/۱۹۷
۱۱۔التوبہ: ۴۱
۱۲۔ابوا / محمد... علی، لدھیانویؒ، اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فیصل آباد کیمپ دار الاحسان پبلیکیشنز، ۴/۱۴۶۴۔۱۴۷۲
۱۳۔النساء: ۸۴
۱۴۔سعیدی، غلام رسول، مولا C ن القرآن، ۲/۳۴۷
۱۵۔الا آل: ۶۷
۱۶۔التوبہ: ۱۰۰
۱۷۔سعیدی، غلام رسول، مولا C ن القرآن، ۴/۴۰۸
۱۸۔آل عمران: ۱۲۱
۱۹۔سعیدی، غلام رسول، مولا C ن القرآن، ۲/۳۳۶
۲۰۔محسودی، قب یحیٰ خاں، اسلامی جنگی جہاد (اسلامی آ B M)، لائلپور: نیوسول لائنز، ص: ۱۰۱
۲۱۔ابی داؤد، سلمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، بیروت، لبنان: المکتبۃ العصریہ صیدا، ب: فی الغزو مع ائمۃ الجور، حد $ نمبر: ۲۵۳۲، ۳/۱۸
۲۲۔الطبری، ابوجعفر محمد بن...، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، بیروت، لبنان: دارالشامیہ، ۴/۵۱
۲۳۔احمد بن m، المسند، ب: حد $ ابی امامہ، ۳۶/۶۲۴
۲۴۔السھیلی، ابوالقاسم، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، الروض الانف فی شرح السیر النبویہ لابن ھشام، بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۷/۳۷۹
۲۵۔القسطلانی، ابی بکر، احمد بن محمد شھاب الدین، المواھب اللدنیۃ، ۳/۶۰

۲۶۔الصالحی ،محمد بن یوسف، سبل الھدیٰ والرشاد،۱/۵۸۴
۲۷۔احمد بن m ،المسند،باب: مسند عبداللہ بن عباس: حدیث نمبر:۲۱۸۶،۴/۱/۷
۲۸۔بخاری،ابوعبداللہ،محمد بن اسماعیل،امام،الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ وسننہ وایامہ،دمشق: دار طوق النجاۃ،باب:غزوۃ ذات الرقاع, حدیث نمبر:۴۱۳۴،۵/۱۱۴
۲۹۔ابن سعد،ابوعبداللہ محمد بن سعد،الطبقات الکبریٰ، بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،۲/۳
۳۰۔ابن ماجہ،ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی،باب:تشیع الغزواۃ،حدیث نمبر:۲۸۲۴،۲/۹۴۳
۳۱۔ابی داؤد،سلمان بن اشعث ،سنن ابی داؤد،باب: ماجاء فی المحاربۃ،حدیث نمبر:۴۳۶۴،۴/۱۳۰
۳۲۔الا آل: ۵۷
۳۳۔الاصفہانی،حسین بن محمد راغب، امام،المفردات فی غریب القرآن،ایران:مطبوعہ المکتبہ المرتضویہ،۱/۳۴۰
۳۴۔المائدہ:۵۴　　۳۵۔سعیدی،غلام رسول،مولانا،تبیان القرآن،۳/۲۱۳
۳۶۔الفتح: ۲۹
۳۷۔بخاری،ابوعبداللہ،محمد بن اسماعیل،امام،الجامع الصحیح،باب:قول اللہ تعالیٰ،حدیث نمبر:۴۳۱۶،۵/۱۵۳
۳۸۔الا آل:۶۵
۳۹۔سعیدی،غلام رسول،مولانا،تبیان القرآن،۴/۶۹۲
۴۰۔ابوا / محمد یوسف علی،لدھیانویؒ،اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،۵/۲۰۵۱
۴۱۔الا آل:۶۰
۴۲۔الہیثمی ،نورالدین،علی بن ابی بکر،مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، بیروت، لبنان:مطبوعہ دار الکتب العربیہ،۵/۲۶۹
۴۳۔بخاری،ابوعبداللہ،محمد بن اسماعیل،امام،الجامع الصحیح،باب:صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،حدیث نمبر:۳۵۶۰،۴/۱۸۹
۴۴۔النور: ۵۵
۴۵۔القرطبی،ابوعبداللہ،محمد بن احمد،الجامع الاحکام القرآن،القاہرہ،مصر:مطبعۃ دار الکتب،۱۶/۲۳۸
۴۶۔مودودی،ابولاعلی،سید،الجہاد فی سبیل اللہ،لاہور: ترجمان القرآن،ص:۹۴
۴۷۔المائدہ:۳

۴۸۔ Khurshid Ahmad, Professor, Jihad Fi Sabilillah, Islamabad: I.M. Dawa, Centre, P:07

۴۹۔شبلی نعمانی،علامہ،سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن،۱/۵۹

☆ زیر مطالعہ آرٹیکل میں تمام اسمائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوا / محمد یوسف علی لدھیانویؒ کی تصنیف عالیہ "اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے ماخوذ ہیں۔